منگل | 17-جون 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 131 | منگل 11 صفر المظفر - 1418ھ 17 احسان 1376ھش 17 جون 1997ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے' تو ماں کی پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے' حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا' لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسااوقات ہوتا بھی نہیں' لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی' فوراً دودھ اتر آیا ہے۔ جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے' میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 128)

اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے ذریعہ ہمارا امتحان لیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں جن میں مال و دولت کی نعمت بھی ہے اور بچے بچیوں کی نعمت بھی ہے یہ اس لئے عطا کی ہے کہ اس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

اس دنیا کے امتحانات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے (یعنی جو انسان کی عقل اور فطرت نے سمجھا اور سمجھایا ہے وہ یہ ہے) کہ انسانی زندگی میں امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ درجہ بدرجہ مختلف امتحانات میں سے انسان کو گزرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے وہ پہلے کچی پہلی کا اور پکی پہلی کا امتحان دے کر دوسری تیسری چوتھی اور اسی طرح دسویں جماعت تک پہنچتا ہے۔ پھر دسویں جماعت کے امتحان کے بعد ایف اے یا ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے۔ پھر علوم کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں مثلاً کچھ طلباء بی اے ۔۔ پھر ایم اے تک اور پھر ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی تک جاتے ہیں۔ کچھ انجینئرنگ میں جاتے ہیں اور مختلف امتحانات میں سے گزرتے ہیں۔ کچھ طب کی طرف جاتے ہیں اور ڈاکٹر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کچھ کو بعد میں نوکریاں مل جاتی ہیں پھر وہ ڈیپارٹمنٹل امتحانات میں سے گزرتے ہیں۔

جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر امتحان کے بعد ایک تو انعام مقرر کیا جاتا ہے یعنی کامیابی ملتی ہے اور دوسرے ایک نئے اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے۔ پہلی کے بعد دوسری کا امتحان ایک نیا امتحان ہے اور یہ پہلی کے امتحان سے بڑا ہے۔ اسی طرح دسویں کے بعد ایف۔ اے اور بی اے اور اس کے بعد ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کے جو امتحانات ہیں پہلے امتحان میں کامیابی کی شکل میں انعام بھی ملا اور ایک نئے امتحان کا دروازہ بھی کھلا اور نئے امتحان کا دروازہ ناکامی کی صورت میں نہیں کھلتا۔ کوئی شخص دسویں جماعت میں فیل ہو کر انٹرمیڈیٹ یا ایف اے' ایف ایس سی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ دروازہ اس کے اوپر بند ہو گیا۔

باقی صفحہ 7 پر

جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

کے لائیو خطابات کا پروگرام

جلسہ سالانہ امریکہ 20 سے 22 جون 1997ء تک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطابات احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو (براہ راست) ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ جلسہ سالانہ امریکہ میں حضرت صاحب کے لائیو خطابات کا پروگرام درج ذیل ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ امریکہ

(پاکستانی وقت کے مطابق)

افتتاحی خطاب-20 جون بروز جمعہ
رات 11 بجے تا 1 بجے

21-22 جون کی درمیانی رات- لجنہ سے خطاب
رات ایک بجے تا 3 بجے

22-جون بروز اتوار- اختتامی خطاب
رات 8 بجے تا 10-30 بجے

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک ناصرالدین خان صاحب ابن حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب بٹالوی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ' آف محمد نگر لاہور مورخہ 97-6-12 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اگلے روز جمعہ کے بعد دارالذکر لاہور میں مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال آمد نے ان کا جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ ڈینٹل سرجن سکاڈرن لیڈر عامر رضوان صاحب کے والد تھے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ نزہت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکبر فانی صاحب نمائندہ روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 10- جون 1997ء کو تین بجے سہ پہر خالد ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ موصوفہ کی عمر 57 سال تھی۔ چوہدری دولت خان صاحب چک نمبر 57 شورکوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسی تھیں۔ انہوں نے محمد آباد سٹیٹ سندھ نور نگر فارم' کریم نگر فارم سندھ میں لگاتار 20 سال تک بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ سلسلہ کی خدمت کی۔ پندرہ سالہ خدمت پر ان کو مرکز نے سند خصوصی عطا کی۔

جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ 11- جون کو بعد مغرب بیت المبارک میں پڑھایا۔ جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

تبدیلی فون نمبر

○ وکالت وقف نو کا ٹیلیفون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا فون نمبر 212614 ہے۔

(وکالت وقف نو)

تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17- احسان 1376 ہش   17- جون 1997ء

خدا کے لئے تقویٰ اور پرہیزگاری

براہو ریا کا کہ اچھے سے اچھے کام کو بے فائدہ بنا دیتی ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کا اچھا اجر ملے انسان گھاٹے میں پڑ جاتا ہے۔ جب تک ریا سے دور نہ ہو اور خلوص کا اظہار نہ کرے اس وقت تک انسان کے کسی کام کی حقیقی طور پر کوئی قدر نہیں ہو سکتی۔ بعض لوگ متقی بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ بھی دکھاوے کے لئے اور اس بات سے بڑے خوش ہوتے ہیں کہ انہیں متقی سمجھا جاتا ہے لوگ ان کو پرہیزگار کہتے ہیں اور ان کی تعریف میں پل باندھ دیتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے والا شخص حقیقی متقی نہیں ہو سکتا۔ تقویٰ کا بنیادی تعلق تو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے نہ کہ لوگوں کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ سے محبت کرے اور خدا تعالیٰ ہی سے ڈرے۔ اس کا ہر قول اور اس کا ہر فعل اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہو کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھتا ہے۔ اس کے قول اور فعل کو وہ جانچتا اور اس کی پڑتال کرتا ہے اور برے کو برا کہتا ہے اور اچھے کو اچھا۔ اگر انسان ایسا سوچ تو یقیناً وہ برائی کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ صرف وہ کام کرے گا یا منہ سے وہ بات نکالے گا جو خدا تعالیٰ کو پسند ہو۔ دوسرے لوگ کچھ ہی کہتے رہیں۔ اسے ان لوگوں کی ہرگز پرواہ نہیں ہوگی۔ اور اس میں بھی کیا شک ہے کہ اگر انسان واقعی متقی اور پرہیزگار ہو اور وہ خدا کے لئے متقی اور پرہیزگار ہو تو لوگ اسے بھی پہچان لیتے ہیں۔ صرف چند لوگ جو دل کے اندھے ہوتے ہیں وہ اسے نہیں پہچان سکتے۔ آخر جب خدا تعالیٰ سے انسان ڈرتا بھی ہے اور اس سے پیار بھی کرتا ہے تو اس کے اعمال ایک روشنی کی طرح دوسرے لوگوں پر واضح ہوتے چلے جائیں گے۔ اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ آدمی واقعی نیک ہے۔ متقی ہے۔ پرہیزگار ہے۔ اگرچہ اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہو گی کہ لوگ اسے متقی اور پرہیزگار کہیں۔ لیکن چونکہ اس کی زندگی تقویٰ اور پرہیزگاری سے معتبر ہوگی اس لئے لوگ بھی اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ بات ایک کشش کا باعث بن جاتی ہے۔ لوگوں کو صاف صاف دکھائی دینے لگتا ہے کہ اس شخص کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہے خدا تعالیٰ اس کی باتیں مانتا ہے۔ اس کے کام کرتا ہے۔ اس کی مدد کے لئے دوڑا چلا آتا ہے۔

پس متقی بنیں تو خدا کے لئے متقی بنیں اس لئے نہیں کہ لوگ متقی کہیں اور پرہیزگار سمجھیں۔ لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں خدا تعالیٰ کی نظر تو پاتال تک ہوتی ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کا متقی ہے اور اسی کے لئے پرہیزگاری اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ سے چھپا نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالیٰ یقیناً اس کی پذیرائی کرے گا۔ پس صرف تقویٰ کا لفظ کافی نہیں۔ اور نہ ہی پرہیزگاری کا کیونکہ اس میں ریا بھی ہو سکتی ہے۔ اور ریا اچھے سے اچھے کام کی نفی کر دیتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے لئے انسان متقی بنے اور پرہیزگاری اختیار کرے تو یہ تقویٰ اور یہ پرہیزگاری حقیقی طور پر اس کے کام آ سکتی ہے۔

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا متقی کیسا ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں تک انسانوں کے لئے متقی بننا اور خدا کے لئے متقی بننے میں فرق نہ کیا جا سکے اس وقت تک بغیر یہ جانے کہ ریا کی جارہی ہے، ہو سکتا ہے کہ انسان ریا ہی کرتا چلا جائے۔ پس یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے متقی کیسے ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت امام جماعت الاول نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

"متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔ اولاً ہر ایک کام جب کرو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ دشمنی میں دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر ضرور ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آ جاوے۔ وہ کون سا وقت ہو گا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں، باپ، بیوی، بچے، دوست یار، کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی اور دم بھرنے والے انسان، مال، دولت غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا"

یہ کتنی بنیادی بات ہے۔ اگر کوئی شخص ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھے۔ تو اس بات کا امکان ہی نہیں کہ وہ برائی کی طرف مائل ہو۔ لوگوں کی واہ واہ سننے کا اسے شوق ہو۔ وہ دیکھے گا تو صرف یہ دیکھے گا کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا قول اور اس کا فعل کیسا ہے۔ لوگوں کے ساتھ جو وہ سلوک کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو پسند ہے یا نہیں پسند۔ کسی کے ساتھ محبت کرتا ہے یا عداوت کرتا ہے تو کیا خدا کے لئے کرتا ہے یا اپنے جذبات سے مغلوب ہو کر کرتا ہے۔ کیا اسے یہ بات یاد رہتی ہے کہ ایک دن اس نے اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔ اور پھر اس کا واسطہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے پڑنا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی کنہ تک کو جانتا ہے۔ جو کچھ اس نے کہا ہے اور جو کچھ اس نے کیا ہے اس سے خدا تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔ وہی سزا دینے والا ہے۔ وہی جزا دینے والا ہے۔ اگر ان سب باتوں کا انسان کو احساس ہو جائے تو یقیناً وہ اچھے اعمال ہی کرے گا۔ تاکہ اسے اچھے اعمال کا پھل ملے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ حقیقی متقی بننے کے لئے انسان کا ایمان بھی سچا ہونا چاہئے اور اس کے عقائد بھی نیک ہونے چاہئیں۔ اگر ایسا ہو تو اسے حقیقی متقی بننے میں خاصی آسانیاں حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اسی کے لئے متقی اور پرہیزگار بنیں۔ ہمیں لوگوں کی تعریف کا ہرگز دل میں خیال نہ آئے۔ ہم سوچیں تو صرف یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ ہماری بات اور ہمارے عمل کو پسندیدگی سے دیکھے۔ یہی حقیقی تقویٰ ہے اور خدا تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ یہ حقیقی تقویٰ ہمیں عطا کرے۔ آمین۔

اک دوسرے کے کام نہ آؤ گے تم اگر
کہلا سکو گے لوگوں کے منہ سے نہ تم "بشر"
ہے آدمی کے واسطے یہ فخر کا مقام
بن جائے بھائی بھائی کا بازوئے کارگر
احساس یہ نہ ہو تو ندامت کی بات ہے
بے برگ و بار رہتا ہے انسان کا شجر

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا

انسان کو پاکیزگی نفس اور طہارت قلب کس طرح میسر ہو سکتی ہے اور کون سے ذرائع ہیں کہ انسان بلوغت کو پہنچ کر گناہ کو اپنے سے دور رکھے اور نیکی حاصل کر سکے۔

سوال کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں انسانی طبائع مختلف قسم کی ہیں۔ کوئی ادنیٰ ہے اور کوئی اعلیٰ۔ اس وجہ سے تمام فطرتوں کے لئے ایک قانون جاری نہیں ہو سکتا اور نہ ایک قسم کا علاج سب کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ دنیا میں ہی دیکھا جائے۔ تو ایک ہی بیماری کا سب کے لئے ایک علاج مفید نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے۔ نزلہ ہوتا ہے تو ایک بیمار ایسا ہوتا ہے کہ اگر وہ قہوہ پی لے تو دو گھنٹہ میں اس کا نزلہ ہٹ جاتا ہے اور کوئی دہی میں میٹھا ملا کر پی لے تو اسی سے اس کا نزلہ جاتا رہتا ہے مگر کئی انسان ایسے ہوتے ہیں کہ کئی دن میں علاج کرانے کے بعد اچھے ہوتے ہیں کئی ایسے ہوتے ہیں کہ حکیموں سے مشورہ لینے کی انہیں ضرورت پڑتی ہے۔ اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ ان کی بیماری کے متعلق ڈاکٹروں کی عقلیں چکر میں آ جاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ مختلف لوگوں کو مختلف قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں اور ان کو مختلف قسم کے علاج سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہی حال دیگر امور میں بھی ہے اور چونکہ انسانی قوتوں کے تفاوت کا انکار کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علاج کے وقت لوگوں کے تفاوت اور استعدادوں کے اختلاف کو مدنظر رکھیں۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں گناہوں سے بچنے کا طریق بھی بیان کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اس فطرت کو لیتا ہوں جو زنگ سے بالکل پاک ہوتی ہے اور جس میں طاقت ہوتی ہے کہ عقل سے کام لے سکے اور اعمال کو جاری رکھ سکے۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ (دین حق) میں پاکیزگی اس کا نام نہیں کہ زبان پر اچھی باتیں ہوں یا اعمال اچھے ہوں۔ بلکہ (دین) میں اصل دل کی پاکیزگی ہے۔ جو انسان دل کا پاک نہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک پاک نہیں ہے۔ ایک شخص قطعاً کوئی گناہ نہ کرے مگر اس کے دل میں گناہ اور برائی سے الفت ہو اور گناہ کے ذکر میں اسے لذت محسوس ہو تو وہ نیک اور پاک نہیں کہلا سکے گا جب تک اس کے دل میں بھی یہ بات نہ ہو کہ گناہ میں ملوث نہ ہو۔ اسی طرح کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آتا ہے مگر گالی نہیں دیتے لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ نہ کہیں گے کہ وہ پاکیزہ ہیں۔ بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ پس (دین حق) میں پاکیزگی دل کی ہے۔ اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو دل کی حالت ہو وہ محاسبہ کے نیچے آتی ہے خواہ تم دل کی حالت کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرما دیا کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت کا اظہار کرتے ہیں۔ اصلی چیز دلی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اسی کا محاسبہ کرے گا۔ فرماتا ہے۔ تم دلی حالت کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ یعنی تم اعمال گندے نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو مگر تمہارے دل میں گند ہے تو ضرور پکڑے جاؤ گے دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ کہ سب اعمال بجا لاؤ۔ مگر نفس کو پاک کرو۔ کیونکہ جس کے قلب میں برائی ہو گی وہ پکڑا جائے گا۔

یہ بات سمجھانے کے بعد کہ اصل نیکی دل کی پاکیزگی ہے اب میں یہ بتاتا ہوں کہ جس فطرت پر زنگ نہ ہو اس کے لئے گناہوں سے بچنے کے تین علاج ہیں (1) یہ کہ اسے بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو۔ خواہ دل ایک شخص کو کہتا ہو کہ نیکی کرو۔ لیکن اگر نیکی کا پتہ ہی نہ ہو تو کیا کرے گا۔ اسی طرح دل خواہ اسے برائی سے باز رہنے کی تحریک کرتا ہو لیکن اسے یہ علم ہی نہ ہو کہ فلاں فعل کا ارتکاب برائی ہے تو اس سے کس طرح بچ سکے گا۔ پس ضروری ہے کہ انسان کو معلوم ہو کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ خالی کسی فعل کے کرنے یا کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کی استعداد کافی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی شخص کی خواہش ہو کہ وہ اپنے دوست کو خوش کرے۔ مگر وہ دوست بتاتا نہیں کہ کس طرح خوش ہو سکتا ہے تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بدیوں کا علم اور نیکیوں کی خبر ہو۔

(2) اسے معلوم ہو کہ بدیوں سے اجتناب اور نیکیوں پر عمل کرنے کے مواقع کیا کیا ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ نوکر کو کہیں فلاں اسباب اٹھا کر اندر رکھ دو۔ نوکر رکھنے کے لئے مستعد ہو اور ہم نے اسے کہہ دیا کہ رکھ دو۔ لیکن اگر اسے یہ پتہ نہیں کہ کہاں کہاں رکھنا ہے تو وہ میز کی جگہ کرسی اور کرسی کی جگہ میز رکھ دے گا یہی حال اس شخص کا ہو سکتا ہے جسے نیکیوں کے کرنے اور بدیوں سے بچنے کے مواقع کا علم نہ ہو۔ پس مواقع کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔

(3) یہ معلوم ہو کہ کون سی بدیاں میرے اندر ہیں جنہیں میں نے دور کرنا ہے۔ جب تک اس بات کا علم نہ ہو وہ اپنا علاج کس طرح کرا سکتا ہے۔ پس روحانی علاج کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ میرے اندر کیا کیا بدیاں ہیں۔ اور کون کون سی نیکی کی کمی ہے تاکہ بدیوں سے بچوں۔ اور نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ اگر ایک شخص کے قلب میں زنگ اور تاریکی اور رکاوٹ نہیں ہے تو اوپر کی باتیں معلوم ہونے پر وہ نیک ہو جائے گا۔ جب تک اپنی کمزوریوں کا علم نہ ہو کوئی انسان علاج نہیں کر سکتا۔ اور اگر معلوم ہو جائیں تو نہایت آسانی سے علاج کر سکتا ہے۔

سیرۃ حضرت ام طاہر — بیگم صاحبہ سیٹھ فاضل الہ دین سکندر آباد دکن

ناقابلِ فراموش نقوشِ محبت

میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ سے اس وقت سے واقف ہوں جب میں بہت چھوٹی تھی۔ مگر آج تک آپ کی تمام مہر و عنایات میرے دل پر ناقابل فراموش رنگ میں نقش ہیں۔

ایک مرتبہ میرے ہاتھ کا انگوٹھا پک گیا۔ انہوں نے اپنی جلسہ سالانہ کی مصروفیات میں خدا معلوم کس طرح وقت نکال کر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو بلوایا اور مجھے اپنے پاس لٹا کر گرم بیگ سے میرا ہاتھ سینکا۔

ایک دفعہ گرمیوں میں میری بہن بیگم محمود الحسن صاحبہ اور ان کے شوہر اور میں خود اپنے شوہر کے ہمراہ قادیان سے ہوتے ہوئے کشمیر جا رہے تھے۔ اس وقت ہم دس روز کے لئے قادیان ٹھہرے۔ سکندر آباد کی متعدل آب و ہوا میں رہنے والیاں شمالی ہندوستان کی بلندی کی سردیوں کا بھلا کیا اندازہ لگا سکتی تھیں۔ لیکن موصوفہ نے ہمارے سامان کے سفر کی تیاری میں ایسی دلچسپی لی گویا کہ ہم آپ کی اپنی بیٹیاں ہیں۔ آپ ہم کو ہر چیز کے متعلق رائے دیتیں۔ اور ہم ان سے کہہ دیتیں کہ براہ کرم آپ خود تیار کروا دیجئے اور آپ نہایت خندہ پیشانی سے تیار کرواتیں۔ پھر کشمیر سے واپسی پر قادیان کی گرمیوں میں دس روز تک ٹھہرنا پڑا۔ اس وقت موصوفہ نے خود اپنی موٹر برائے سواری پیش کی۔ اور ہر طرح ہمارے آرام کا خیال رکھا۔ آج جب ہم ان کی ان تمام عنایات کا خیال کرتے ہیں جو انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر ہمارے لئے برداشت کی تھیں، تو ان کے لئے ایثار کا جذبہ ہم کو اس درجہ متاثر کر دیتا ہے کہ دل چاہتا ہے بے اختیار ان کے درجات کی بلندی کے لئے رو رو کر دعا کریں۔

حضرت موصوفہ پہلی اور آخری مرتبہ جب حیدر آباد تشریف لائی تھیں تو ہم نے آپ کو مدعو کر کے اپنے خاندان کے تمام افراد سے ملایا۔ ہر چھوٹے بڑے نے آپ کے اخلاص کو سراہا۔ اور آپ کی ہر بات کی انتہائی تعریف کی۔ اسی طرح آپ کا زندہ نمونہ ایک قسم کی موثر (دعوت الی اللہ) ثابت ہوا اور آپ کی چند منٹ کی ملاقات نے دلوں پر ایسا نقش چھوڑا کہ آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر سے سب کو صدمہ عظیم پہنچا۔

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضرت آپا جان کو ہمارے خاندان کی اس درجہ خاطر منظور تھی، چنانچہ جلسہ سالانہ 1943ء کے موقعہ پر جب کہ وہ خود بغرض علاج لاہور جا رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی بچیوں کو تاکید کی کہ سیٹھ صاحب کے گھر سے جو لوگ آئیں ان کے لئے سب انتظام باقاعدہ کرنا۔ اور اس طرح ہر موقع پر حضرت موصوفہ نے اپنی بچیوں کو بھی اپنے کردار سے خلوص مہمان نوازی، غرباء پروری اور صبر و برداشت کا زریں سبق دیا۔

ذیل میں چند خطوں کے اقتباسات درج ہیں جو آپ نے مجھے گاہے گاہے لکھے تھے:۔

(1) میری پیاری بہن فاطمہ بائی! (-)

آپ کا بہت مدت کے بعد اور انتظار کے بعد خط ملا۔ کیا بتاؤں کہ کتنی خوشی ہوئی۔ میں حیران تھی کہ آپ نے اتنی خاموشی کیوں اختیار کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر لحہ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو.... امید ہے کہ میرے عزیز بچے بالکل بخیر و عافیت ہوں گے اور آپ کی والدہ محترمہ بھی .... اپنی صحت سے باقی بچوں کی صحت سے مطلع کریں۔

آپ کو چاہنے والی آپ کی بہن مریم

(2) میری نہایت ہی پیاری فاطمہ بائی! (-)

آپ کا خط ملا۔ بے حد خوشی ہوئی۔ مگر جلدی جواب نہ دے سکی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں تین ہفتے سے لیڈی ایچیسن ہاسپٹل لاہور میں علاج کے لئے داخل ہوں۔ یہاں آ کر پھر بیماری کا حملہ ہوا جو اب تک ہے۔ حضرت صاحب سے یہ خوشخبری سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو دوسرا فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ کیا بتاؤں کس قدر خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کو دراز عمر اور والدین تمام خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(3) میری پیاری بہن فاطمہ بائی! (-)

کیا بتاؤں آپ لوگوں سے جدا ہو کر طبیعت کتنی افسردہ رہتی ہے۔ آپ کی بھولی بھالی شکل اور کمزوری میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے.... میرے عزیز بچوں کو پیار.... خدا حافظ و ناصر اب رخصت ہوتی ہوں۔

(4) نہایت ہی پیاری محترمہ بہن صاحبہ! (-)

شدید انتظار کے بعد آپ کا خط کل ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے تو چلتے وقت کہا تھا کہ پہنچتے ہی خیریت کا خط لکھیں گے۔ آخر وجہ کیا ہوئی جو اب تک خط نہیں لکھا۔ بہت فکر تھی کہ بخیر و عافیت آپ سب لوگ گھر پہنچ گئے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ بہت یاد آتی رہیں۔ اور بہت افسوس تھا کہ اتنے قلیل عرصہ کے لئے اتنی دور سے آئیں پھر باہر ہی یعنی ہم لوگوں سے اتنی دور تھیں کہ اچھی طرح مل کر بیٹھ بھی نہ سکے۔ آنے کا اچھی طرح علم نہ ہوا۔ مگر جانے کی بہت تکلیف ہوئی .... آپ مجھے بہت یاد آتی ہیں۔ آپ کی محبت کا میرے دل پر گہرا نقش ہے۔ جس کو میں کبھی بھی بھول نہیں سکتی۔ آپ نے اس قدر اظہار شکریہ کر کے مجھے شرمندہ کیا ہے۔ حالانکہ میرا مہمانوں کی خدمت کرنا فرض تھا.....

(سیرۃ ام طاہر صفحہ 84)

> اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیگم اخوند فیاض احمد

ممنونِ احسان

میں اپنے والدین کے ساتھ گڑھی شاہو میں رہتی تھی۔ لیکن جب میرے بھائی ڈاکٹر محمود لندن سے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کر کے واپس آئے تو وہ والدین کو اپنے ساتھ کینٹ میں لے گئے۔ چونکہ وہ آرمی میں تھے اس لئے انہیں کینٹ میں ہی گھر ملا۔

ہم (یعنی میرے میاں دونوں بچے اور میں) گڑھی شاہو سے محمد نگر کرایہ کا ایک فلیٹ لے کر وہاں شفٹ کر گئے۔ یہ ڈبل سٹوری بلڈنگ تھی۔ اوپر مالک مکان اور نیچے ہم۔ 1974ء ستمبر میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک چلی اور حالات بہت خطرناک ہو گئے تو ایک رات غالباً 3 اور 4 ستمبر کی رات کو بہت خطرہ ہو گیا۔ محلہ کے لوگ تو شریف تھے لیکن انہوں نے بتایا کہ دوسرے علاقوں کے لوگ رات کو حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ محلہ والوں نے اور ہمارے مالک مکان نے بھی کہا کہ سننے میں آرہا ہے کہ آپ کی جانوں کو خطرہ ہے اس لئے بہتر ہے کہ آپ رات سے پہلے پہلے کہیں چلے جائیں۔ ورنہ آپ کو اور ہمارے گھر کو بھی خطرہ ہے کہ آگ وغیرہ نہ لگادیں۔

ہمارے مکان سے 2 گھر کے فاصلہ پر بھی ایک احمدی گھرانہ تھا۔ وہ تو 2 دن قبل ہی مری جا چکے تھے ہمیں اب سخت فکر ہوا کہ اب کہاں جائیں اور کیسے جائیں کیونکہ کئی ٹولیاں وقفہ وقفہ کے بعد ہمارے خلاف نعرے لگاتے گزر رہی تھیں۔ گھر سے نکلنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا۔

اسی وقت گھر کا دروازہ کھٹکا۔ ہم سہم گئے لیکن دروازہ کے قریب جا کر جو سنا تو یہ ہمارے ایک ملنے والے نیک شخص کی آواز تھی۔ یہ صاحب جن کا نام نافذ تھا بمعہ بیگم آئے اور حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ فوراً ہمارے گھر چلیں۔ ان سے چار پانچ سال سے دوستی تھی۔ ہمارا گھر گلی میں تھا اور یہ بالکل کوئین میری کالج کے بالمقابل سڑک پر۔ ان کے گھر کا پچھلا حصہ محمد نگر کی ہی طرف تھا۔

نیز انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ بچوں کو ہمارے ساتھ بھجوادیں۔ اور خود اندر سے اوپر مالک مکان کے گھر جا کر دوسری گلی سے نکلیں (اندر سے سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں) تاکہ کسی کو کوئی احساس نہ ہو کہ آپ لوگ جارہے ہیں اور پیچھا نہ کریں۔ سو ان کے مشورہ کو ہم نے اس وقت خدا تعالیٰ کی مدد سمجھا۔ اور دونوں بچے ایک اٹیچی کیس میں چند کپڑے اور کچھ ضروری کاغذات رکھ کر انہیں دے دیئے۔ اور خود اوپر مالک مکان کے گھر جا کر دوسری گلی سے نکل کر ان کے گھر چلے گئے۔ مالک مکان بھی نہایت شریف لوگ تھے ان سے کہا کہ آپ کسی سے ذکر نہ کریں کہ ہم کس کے ساتھ جارہے ہیں۔ انہوں نے تسلی دی کہ آپ بے فکر رہیں۔ ادھر جن لوگوں کے گھر ہم گئے وہ بہت محبت سے پیش آئے تسلی دی کھانا وغیرہ کھلایا۔ رات ہو چکی تھی ہمیں اپنے بیڈ روم میں جہاں ایئر کنڈیشنر تھا سلایا اور خود لان میں سوئے۔ لان بہت بڑا تھا۔ لیکن سڑک کی طرف اس کی باؤنڈری وال بہت کم اونچی تھی۔ اس لئے ہمیں وہاں نہ سونے دیا کہ رات کو کسی کو علم ہو جانے سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔

بعد ازاں رات کو جلوس ہمارے گھر بد ارادہ سے آیا تو محلہ والوں اور اوپر کھڑکی سے مالک مکان نے بتایا کہ وہ تو کہیں جا چکے ہیں۔ اب ہماری بلڈنگ کو تم کوئی نقصان نہ پہنچاؤ۔ چونکہ یہ کافی رسوخ والے آدمی تھے وہ جلوس واپس چلا گیا۔

وہاں نافذ صاحب کے گھر بھی ایک صاحب آئے اور پوچھا کہ سنا ہے احمد کی فیملی یہاں آئی ہے لیکن انہوں نے مصلحت سے کام لیتے ہوئے کہا کہ یہاں کوئی نہیں آپ کو غلطی لگی ہے کسی نے آپ کو غلط کہا ہے۔ دو دن تو وہاں رہے لیکن خطرہ باقی تھا۔ وہ بہت تکلف کر رہے تھے ہم زیادہ وہاں رہنا نہ چاہتے تھے۔ محمود بھائی راولپنڈی پوسٹ ہو چکے تھے ورنہ کوئی مشکل ہی نہ تھی۔ کینٹ کا علاقہ محفوظ تھا۔

میرے ایک چچا محمد حسن (میرے والد کے سگے چچا کے بیٹے) سمن آباد میں رہتے تھے۔ ان کے بچے تو شادی کے بعد بکھر گئے تھے بس چچا اور چچی تھیں۔ جب احمد ان سے اجازت لینے گئے کہ کیا ہم پندرہ بیس دن کے لئے ان کی طرف آجائیں تو انہوں نے کہا بیٹی چچا کے گھر اجازت لے کیوں آئے آپ فوراً آجائیں ہمیں تو پہلے ہی آپ لوگوں کی فکر تھی۔ سو ہم نافذ صاحب سے بمشکل اجازت لے کر ادھر گئے۔ (میرے چچا جان احمدی نہیں تھے) انہوں نے بہت پیار سے رکھا۔ بچے خوب شور مچاتے اگر میں ڈانٹتی تو مجھے منع کرتے کہ بچوں کو نہ روکو کھیلنے دو۔

اب میرے دونوں بچے جوان ہیں۔ بیٹی شادی شدہ ہے۔ بیٹے نے MBBS کے بعد سائیکٹری میں لندن سے پوسٹ گریجوایشن کی ہے۔

نافذ صاحب و بیگم خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں گو اب ہم لوگوں کے گھر بہت دور ہو گئے ہیں میں اپنا مکان بنا کر چھاؤنی آگئی ہوں اور یہ فیملی گارڈن ٹاؤن سے بھی بہت آگے مکان بنا کر وہاں چلے گئے ہیں۔ تاہم ہم باقاعدہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اور میں اپنے بچوں کو بھی ان کے اس احسان کا بتاتی رہتی ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بچے ان کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اور وہ بھی بچوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اس نیک سلوک کی جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی بہت جزا دے۔ اور ہمیشہ ان کی بچیوں پر اپنا فضل رکھے آمین۔ ان کی دو بچیاں ہی ہیں دونوں کی شادی ہو چکی ہیں۔ اور وہ اپنے اپنے

باقی صفحہ 6 پر

خواتین محافظ

آپ اس عنوان سے حیران تو نہیں ہوئے؟ کیونکہ خواتین کو تو عام طور پر صنف نازک کہا جاتا ہے۔ اور صنف نازک حفاظت کا کام کیسے کر سکتی ہے۔ جیسا کہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ حفاظت کے لئے تو بڑے ہٹے کٹے مرد متعین کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان کی شکلیں بھی خونخوار ہوتی ہیں۔ اور دور ہی سے انسان دیکھ کر ڈر جاتا ہے کہ ان کی موجودگی میں کیا کارروائی کی جائے۔ جس شخص کے وہ محافظ ہوتے ہیں وہ ایسے لوگوں کو اس لئے متعین کرتا ہے کہ کوئی حملہ آور قریب تک نہ آئے لیکن اس کے باوجود حملہ آور حملہ کرتے بھی ہیں اور اپنے ہدف حاصل کر لیتے ہیں۔ دنیا میں بہت بڑے بڑے لوگ بھی محافظوں کے باوجود بچائے نہ جا سکے۔ اور بعض اوقات تو محافظ ہی اس شخص کو جس کی حفاظت کرنے پر وہ مامور ہوتے ہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ گویا کہ انہیں اپنی موجودگی میں کسی دوسرے پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود بدنیت ہو جاتے ہیں اور کسی نہ کسی وجہ سے جس شخص کی حفاظت کر رہے ہوتے ہیں اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ پس ان سب باتوں کے باوجود عام طور پر مضبوط مردوں ہی کو محافظ رکھا جاتا ہے لیکن اب کچھ عرصے سے خواتین کو بھی محافظ رکھا جانے لگا ہے۔

برطانیہ سے ملنے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وہاں یہ رجحان بڑھ رہا ہے۔ بڑے بڑے تاجر، بڑے بڑے سیاسی لوگ اب اپنے محافظوں میں خواتین کو شامل کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ خواتین بطور محافظ کے کسی کی نظر میں نہیں آتیں اور وہ سب کو دیکھتی رہتی ہیں۔ گویا کہ حملہ کرنے والا یہ سمجھتا ہی نہیں کہ کوئی انہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اس کا دل اسے حملے پر اکسا دیتا ہے حالانکہ محافظ خواتین انہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اور اس طرح حملہ آور کو حملہ کرنے سے پہلے آسانی سے پکڑ لیا جاتا ہے۔ یا حملہ کرنے کے بعد بھی وہ پکڑے جاتے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لیبیا کے کرنل معمر قذافی کے محافظین میں تقریباً بارہ خواتین محافظ مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح اسرائیل کے ایک بہت بڑے گائیک نے ایک خاتون کو اپنی محافظ مقرر کیا ہوا ہے۔ اور بعض دیگر علاقوں میں بھی اب خواتین کو بطور محافظ مقرر کیا جانے لگا ہے۔

ہمیں یہ خبر سن کر حیرت اس لئے نہ ہوئی کہ ہمیں یاد ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث کینیڈا میں تھے تو آپ نے ایک مجمع کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ وہاں کچھ لوگ حملہ کرنے کی نیت سے آئے تھے۔ اور ان پر نظر جو پڑی تو حضرت بیگم صاحبہ کی نظر پڑی اور انہوں نے بتایا کہ فلاں فلاں شخص کی نیت خراب ہے اور بعد میں پتہ چلا کہ واقعی ان کی نیت خراب تھی۔ گویا کہ مرد محافظ تو موجود تھے اور سارے کا سارا مجمع بھی حضرت صاحب سے عقیدت کی وجہ سے اپنے آپ کو حفاظت پر ہی مامور سمجھتا تھا۔ لیکن اگر حملہ کرنے کی نیت کرنے والوں کا پتہ چلا تو ایک خاتون کو۔ یعنی حضرت صاحب کی بیگم صاحبہ کو۔ چونکہ ہمیں اس بات کا علم تھا۔ اس لئے برطانیہ کی رپورٹ سے اور معمر قذافی کے متعلق یہ سن کر کہ انہوں نے بھی خواتین کو محافظ رکھا ہوا ہے اور اسی طرح اسرائیل کے ایک گائیک کے متعلق بھی یہی بات سن کر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی۔

کہا جاتا ہے کہ عورت میں ٹھہراؤ اور سوجھ بوجھ زیادہ ہے۔ وہ زیادہ یکسوئی کے ساتھ یہ کام کر سکتی ہے اور کون نہیں جانتا کہ حفاظت کے لئے یکسوئی سب سے اہم بات ہے۔ انسان ذرا بھی چوکا اور حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ حملہ کرنے والے بھی تو اس تاک میں رہتے ہیں کہ کب موقعہ ملتا ہے۔ وہ بے دھڑک آگے بڑھ کر سب کی نظروں کے سامنے تو حملہ نہیں کرنا چاہتے۔ وہ اس تاک میں ہوتے ہیں کہ کب حملہ کیا جائے۔ اور خواتین محافظ چونکہ اپنے آپ کو اس معاملے میں مستغرق رکھتی ہیں اس لئے وہ زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ جوں جوں وقت گزرے گا اس شعبے میں خواتین کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ اگرچہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ خواتین کو از خود تو اس بات کا شوق نہیں پیدا ہوتا کہ وہ کسی کی محافظت کریں لیکن جن لوگوں کو محافظ کی ضرورت ہے جب وہ اس بات پر زور دیں گے تو متعدد خواتین آگے آکر حفاظتی عملوں میں شامل ہو جائیں گی۔

(ن۔ س)

خدا کیلئے جو اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا اسے بڑا بنا دے گا

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کو چھوڑنا، برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادِ رفتگان

صوبیدار (ر) نذر حسین

محترم مخدوم محمد ایوب صاحب

آف میانی ضلع سرگودھا

محترم مخدوم محمد ایوب صاحب ان اہل شہود و اہل شعور میں سے تھے جن کے ہاتھ ہر قدم پر دعا کے لئے اٹھتے تھے اور جو قدم قدم پر خدائے عزوجل کی عظمت و شان کے آگے سجدہ ریز ہوتے تھے۔ مجھے آپ کو دیکھنے کا پہلے پہل موقع 1925ء میں ملا جب میں میانی کے مڈل سکول میں پرائمری جماعت کا طالب علم تھا اور مخدوم صاحب ان دنوں عالم شباب میں تھے آپ ہمارے گاؤں گھوگھیاٹ سے کوئی دو کلومیٹر کی دوری پر واقع ایک گاؤں احمداں والا میں قیام پذیر ہوتے تھے گاؤں مذکورہ سنبل قبیلہ کے پٹھانوں کی ذیل میں ہے اور اس گاؤں سے کوئی ایک کلومیٹر جنوب ایک اور گاؤں جس کا نام سنبل قبیلہ کے پٹھانوں کے نام ہی سے متعلق ہے سنبلانوالہ ہے اس گاؤں میں مخدوم محمد ایوب صاحب کے بہنوئی مخدوم شاہ محمد صاحب رہا کرتے تھے جو ایک درویش منش اور مخلص احمدی تھے مخدوم شاہ محمد صاحب اور مخدوم محمد ایوب صاحب جمعہ اور عیدین کی عبادات کی ادائیگی کی غرض سے ہمارے گاؤں میں تشریف لایا کرتے تھے کیونکہ ہمارے گاؤں میں ایک اچھی تکڑی جماعت تھی میانی شہر کے احمدی احباب بھی ہمارے گاؤں ہی میں یہ عبادات بجالایا کرتے تھے۔ مخدوم شاہ محمد صاحب کی وفات کے بعد ان کے گاؤں میں چونکہ اور کوئی احمدی نہ تھا اس لئے وہاں کوئی جماعت قائم نہ ہو سکی اور یہی کچھ احمدانوالا گاؤں میں ہوا جہاں سے مخدوم محمد ایوب صاحب نقل مکانی کر کے بھیرہ تشریف لے گئے۔ اور بھیرہ شہر میں کوئی 20 سال یا کچھ زیادہ عرصہ مقیم رہے اور وہاں کے امیر جماعت کے فرائض سرانجام دیتے رہے' آپ کا احمدانوالہ گاؤں میں قیام غالباً اس لئے تھا کہ آپ کی بعض زرعی اراضیات اسی گاؤں کی ذیل میں تھیں اور ان کی دیکھ بھال کی غرض سے آپ بمعہ اہل و عیال اسی گاؤں میں رہے۔ بعد میں بعض مصلحتوں کے تحت آپ نے بھیرہ میں سکونت اختیار کر لی اور ایک طویل عرصہ جماعت احمدیہ بھیرہ کی صدارت کے فرائض سنبھالے۔ اس کے بعد آپ میانی ضلع سرگودھا میں آئے اور اس شہر کے عین جنوب میں تھانہ میانی کے بالکل شمال میں اپنے لئے ایک مختصر سا سکونتی مکان تعمیر کرایا اور تادم حیات اسی مکان میں مقیم رہے آپ کے اس مکان کے ساتھ گلی چھوڑ کر مغرب میں ایک قبرستان ہے اور اس کے ساتھ ایک بیت الذکر بھی موجود ہے یہ دونوں مقامات بھی آپ ہی کی جدی ملکیت میں تھے۔ لیکن انقلابات زمانہ کے باعث بیت الذکر اب آپ کے اہل خانہ کے قبضہ میں نہیں رہا البتہ قبرستان اب بھی آپ کی اور آپ کی اولاد کی ملکیت ہے اور اس قبرستان میں آپ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ آسودہ خاک ہیں۔ آپ کی خاندانی بزرگی دور و نزدیک ہر جگہ مسلمہ رہی ہے یہاں تک کہ آپ کے والد محترم کی قبر پر چراغاں ہوتا ہے اور یہ چراغاں دوسرے عقیدت مند کرتے ہیں لوگ آپ کی عزت و تکریم آپ کی خاندانی بزرگی کے باعث بلالحاظ عقیدہ کرتے ہیں۔ اور اپنے اور غیر سب ہی آپ کی نیکی اور ذاتی بزرگی کے قائل ہیں۔

مخدوم محمد ایوب صاحب ایک نہایت درجہ متقی بزرگ تھے۔ کم گو۔ خوش پوش خوش ہوش' سادہ اور منکسر المزاج بزرگ آپ قول و فعل میں بہت احتیاط برتتے تھے۔ اور دنیوی نمود و نمائش سے آپ کو کبھی کوئی تعلق نہ ہوا تعلیمی لحاظ سے آپ بی۔ اے علیگ تھے لیکن آپ نے کبھی اپنے نام کے ساتھ یہ خطاب اعزازی نہ لکھا عاجز راقم نے ایک مرتبہ ملازمت کے دوران آپ کو ایک خط لکھا اور پتہ لکھتے وقت آپ کی یہ ڈگری بھی لکھ دی کچھ عرصہ کے بعد جب میں رخصت پر گھر گیا اور آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے بطور خاص مجھ کو منع کیا کہ اس تعلیمی منصب کو نام کے ساتھ لکھنے کا کچھ فائدہ نہیں یہ آپ کی بے نفسی کی دلیل ہے۔ آپ کا رہائشی مکان ہمارے گاؤں کی بیت الذکر سے کوئی دو کلومیٹر کے فاصلہ پر جنوب میں واقع ہے آپ عبادات جب کبھی آپ وہاں میانی میں ہوتے تو ہمارے گاؤں میں ادا کرتے اور آپ ہی کی قیادت میں یہ عبادات گزاری جاتیں۔ حضرت صاحب کا خطبہ اگر میسر ہوتا تو وہ آپ پڑھ کر سناتے بصورت دیگر پنجابی زبان میں بعض ضروری نصائح سے جماعت کو نوازتے۔ جب کبھی میں گاؤں میں موجود ہوتا تو آپ کی یہ بھی ایک عادت رہی کہ جمعہ کی عبادت کے بعد آپ ہمارے گھر تھوڑی دیر قیام فرماتے اور یوں ہم آپ کے بابرکت وجود سے فیض حاصل کرتے اپنے گھر جاتے ہوئے میں آپ کے ساتھ اپنے گاؤں کی حد تک جاتا اور یہی معمول بہت دیر تک رہا۔ آپ نے اپنی زرعی اراضیات نصف حصہ بٹائی کے عہد پر مزارعین کو دے رکھی تھیں اور ان اراضیات سے آمدنی ہی آپ کی ضروریات کی کفیل تھی۔ عام طور پر مالک اراضی اور مزارع کے تعلق ناخوشگوار ہوا کرتے ہیں۔ لیکن مخدوم صاحب کو بزرگانہ حیثیت کے باعث آپ کے مزارع کبھی بھی ایسا مسلک نہ اپناتے جو آپ کے لئے کسی نقصان کا باعث بنتا بلکہ آپ کی خدمت کر کے وہ بھی ثواب حاصل کیا کرتے تھے اور مخدوم صاحب کو دعاؤں کی درخواست کرتے۔

مخدوم صاحب نے خدمت دین کے سلسلہ میں کچھ عرصہ ربوہ کی کسی نظارت میں بھی گزارا۔ لیکن وہ زیادہ دیر اپنی فیملی اور اپنے مخصوص حالات زندگی سے دور رہ کر گزر اوقات نہ کر سکے اور کچھ خوراک کی تبدیلی بھی موافق نہ آئی اس لئے حضرت صاحب سے اجازت چاہی اور

باقی صفحہ 6 پر

روزنامہ جنگ لاہور 11 جون 1997ء کا اداریہ

اخبارات میں سے

ان سب خرابیوں کو کون دور کرے گا؟

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی پاکستان کے بارے میں جاری کردہ رپورٹ میں پاکستان میں موجود دوسری اقتصادی قانونی اور انتظامی خرابیوں کے ساتھ اس امر کی بھی واضح نشاندہی کی گئی کہ ہمارے ملک میں معاشی عدم مساوات کی خلیج تیزی سے بڑھ رہی ہے اور ساڑھے تین کروڑ پاکستانی مکمل غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ 43 صفحات پر مشتمل اس رپورٹ میں پولیس کی لرزہ خیز زیادتیوں' شہریوں کی من مانی گرفتاریوں' آبرو ریزی کے واقعات' فرقہ وارانہ امتیازات اور ایذا رسانی کے واقعات کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے ان میں سے بیشتر خرابیوں کا معاشرے کے درد مند طبقات کو بھی اعتراف ہے اولاً" اس کھلی حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ غربت جہاں دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی ہے وہاں پاکستان میں آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان اقتصادی عدم مساوات کا دائرہ بہت زیادہ تیزی سے پھیلا ہے۔ ایک طرف انتہائی دولت مندوں کا طبقہ ہے جو تعیشات پر بے دریغ پیسہ خرچ کرتا نظر آتا ہے اور ملکی دولت کے بیشتر وسائل پر قابض ہے جبکہ ناداروں اور اہل حاجات کی تعداد روز بروز تیزی سے بڑھ رہی ہے اور نچلے متوسط طبقے کے افراد بھی غربت و افلاس کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

اسی طرح پولیس کی زیادتیاں' شہریوں کی من مانی گرفتاریاں' تھانوں میں ایذا رسانی کے واقعات' عورتوں کی جبری آبرو ریزی' فرقہ واریت کا جنون اور ماورائے عدالت ہلاکتیں روزمرہ کی زندگی کا ایسا معمول ہیں جن پر ملک کے سبھی اصلاح پسند اور درد مند طبقوں کو مل بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنا چاہئے اور ان لعنتوں کا موثر حل اختیار کرنا چاہئے۔ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کو آج قومی بقاء کا کوئی منصوبہ تیار کرنے کی ضرورت کا احساس ہوا ہے مگر تین سال برسراقتدار رہنے کے دوران انہیں اس کا خیال کبھی نہیں آیا وہ خود اعتراف کرتی ہیں کہ آج کی مضطرب صورت حال کی ذمہ دار ماضی کی سبھی حکومتیں ہیں' کاش ہمارا ہر سیاستدان اپنے دور اقتدار میں بھی معاشرے کو ان مسائل اور مصائب سے چھٹکارا دلانے کے لئے سنجیدگی سے کچھ کرنے کا مظاہرہ کرتا جن پر آج اندرون ملک اور بیرون ملک بھی ہم پر من حیث القوم انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں۔

پولیس نے معاشرے میں جرائم کے اقتصادی و معاشرتی اسباب کو خاطر میں لائے بغیر مجرموں سے نمٹنے کا ایک ہی طریق وضع کر رکھا ہے کہ جس پر ارتکاب جرم کا ذرا سا بھی شبہ ہو اس سے ایذا رسانی کے ہتھکنڈوں سے اعتراف جرم کرا لیا جائے یا بدنام افراد کو پولیس مقابلوں میں ٹھکانے لگا دیا جائے اس کی ایک وجہ پولیس کے تفتیشی نظام کی خامیاں اور ماتحت عدالتوں میں مقدمات کی سماعت کے پیچیدہ اور طولانی طور طریقے بھی ہیں۔ مگر کسی بے گناہ سے مار پیٹ کر اعتراف جرم کرا لینا یا پولیس مقابلوں میں موت کے گھاٹ اتار دینا خود لاقانونیت اور جرائم کے فروغ کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ اسی طرح قانونی اور عدالتی نظام میں اصلاحات کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے قانون ساز ادارے پوری مستعدی سے اپنا بنیادی فریضہ بجالائیں مگر یہاں ماضی میں منتخب ایوانوں میں دھول دھپے اور الزام و دشنام کے تبادلوں کے سوا قانون سازی کا کام برائے نام ہی ہوتا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں جو آئین و قانون کی عملداری کی سب سے بڑی داعی بنتی ہیں 335 آرڈی ننس نافذ ہوئے اور اس طرح ملک کے اندر پارلیمنٹ کی واحد قانون ساز ادارے کی حیثیت ختم ہو کر رہ گئی ابھی دو روز قبل میر مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ منظر عام پر آئی ہے اس میں بھی ارباب اختیار کے ضمیر پر کچوکے لگانے والی کئی خرابیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

جہاں تک معاشرے میں بڑھتی ہوئی اقتصادی عدم مساوات کا تعلق ہے تو ہمارے نزدیک یہی متذکرہ و بیشتر خرابیوں کی جڑ دولت و ثروت ہی نہیں اختیار و اقتدار پر بھی وڈیروں' سرداروں' صنعت کاروں اور تاجروں کا کلی قبضہ ہے جاگیرداری نظام کی باقیات آج تک سب سے زیادہ بااثر حیثیت رکھتی ہیں اور ملک کی دونوں بڑی سیاسی جماعتوں میں شامل بڑے زمینداروں نے پہلے تو زراعت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر ٹیکس ہی نافذ نہیں ہونے دیا اور اب پچھلے دو سالوں سے اس طبقے پر محدود نوعیت کا جو ویلتھ ٹیکس اور زرعی ٹیکس نافذ ہوا ہے وہ بھی اسے گوارا نہیں اس کا تازہ ترین مظاہرہ مسلم لیگ کے ارکان پنجاب اسمبلی کی ایک بڑی تعداد کی جانب سے زرعی ٹیکس کی پرزور مخالفت سے ہوتا ہے یہ بات تو ٹھیک ہے کہ چھوٹے چھوٹے مفلوک الحال کسانوں پر زرعی ٹیکس کا نفاذ نہیں ہونا چاہئے مگر اس کی آڑ لے کر بڑے زمینداروں کا سرے سے زرعی ٹیکس کی مخالفت پر اتر آنا طبقاتی مفاد پرستی کی بدترین مثال ہے۔ ٹیکس سے بچنے کے خواہاں صرف بڑے زمیندار ہی نہیں بلکہ صنعت کاروں اور تاجروں کی ایک بڑی تعداد نے بھی ٹیکس چوری کے عجیب عجیب ہتھکنڈے وضع کر رکھے ہیں اور اس کے باعث قومی خزانے کے ٹیکسوں کے اہداف پورے نہیں ہوتے اب بھی قومی خزانے کو ٹیکسوں کی مد میں ایسے پچاس ساٹھ ارب روپے نہیں ملے جو ٹیکس چوروں نے مختلف حربوں کو بروئے کار لا کر دبا رکھے ہیں۔

ظاہر ہے جس ملک میں ٹیکس گزاروں کی بڑی

باقی صفحہ 6 پر

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

قطر کا امریکہ سے مطالبہ

عالمی سیاسی پس منظر میں بعض اوقات کوئی چھوٹی سی خبر آتی ہے مگر وہ ہوا کے کسی بدلتے ہوئے رخ کا تعین کر رہی ہوتی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے اور ذرائع ابلاغ اسے محض ایک سادہ سی خبر سمجھ کر اپنے خبرناموں میں ایک دو منٹ سے زائد وقت اسے نہیں دیتے۔ اخبارات کے ٹیلی پرنٹروں میں اس خبر کی ترسیل سے پہلے اٹنشن اور فلیش کے الفاظ بار بار جاری نہیں کئے جاتے۔ مگر چند ہفتوں یا چند مہینوں کے اندر ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ خبر غیر معمولی نتائج کی حامل تھی۔

ایسی ہی ایک خبر امریکہ سے آئی ہے۔ خلیج کے ملکوں میں سے ایک ملک قطر کے امیر شیخ حماد بن خلیفہ نے دنیا کی واحد سپرپاور امریکہ کے صدر کلنٹن سے ملاقات کی ہے اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ مشرق وسطی کے بارے میں اپنی پالیسی میں تبدیلی کرے اور اسرائیل کو فلسطینیوں اور عربوں سے بات چیت پر آمادہ کرے۔

یہ باتیں تو ایسی غیر معمولی نہیں ہیں جن پر زیادہ توجہ دی جاسکے لیکن جو خاص بات قطر کے امیر نے امریکہ جاکر امریکہ کے صدر سے برملا کہی ہے وہ یہ ہے کہ امریکہ ایران اور عراق کے بارے میں اپنی پالیسی میں نرمی پیدا کرے۔ انہوں نے امریکہ پر زور دیا کہ وہ عراق پر عائد اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیاں ختم کروائے۔

آج کے دور میں جبکہ گزشتہ کئی سالوں سے امریکہ کا اسلامی دنیا میں یا شاید دنیا بھر میں دشمن نمبر ایک ایران اور عراق ہیں' امریکہ کے گھر جا کر امریکہ کو یہ بات کہنا بتا رہا ہے کہ اب امریکہ کو لامحالہ اپنی پالیسی بدلنا ہوگی اور ایران اور عراق کے خلاف مجنونانہ مخالفت کا رویہ ترک کرنا ہوگا۔ اب عراق کے خلاف پابندیاں ختم کرنا ہوں گی اور اسلامی ملک ایران کے ساتھ تعلقات بہتر کرنا ہوں گے۔

ایک اسلامی ملک کی طرف سے دوسرے اسلامی ممالک کے حق میں یہ آواز عالمی سطح پر اٹھانا ایک بہت ہی خوش آئند بات ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ اس سال کے آخیر میں ایران میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ایران کی امریکہ سے مخالفت سے یہ خدشہ تھا کہ اس کانفرنس میں عالمی اسلامی سربراہوں کی حاضری کم نہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو یہ بات عالمی سطح پر مسلمانوں کی رسوائی کا موجب ہوگی کہ اسلامی ممالک اپنے فیصلے امریکہ سے پوچھ کر کرتے ہیں اور اگر یہ ممالک اس سربراہی کانفرنس میں شامل ہو گئے تو امریکہ کی مخالفت اور ناراضگی مول لینی پڑے گی۔ اس صورت حال میں اسلامی ممالک کی یہ خواہش ہے کہ امریکہ اور ایران و عراق کے درمیان تعلقات بہتر ہو جائیں تاکہ اسلامی سربراہی کانفرنس میں شرکت کو خدشات سے پاک کیا جاسکے۔

○○○

افغان لڑائی

افغانستان میں کابل کے شمال میں جنگ کے محاذ پر سرکاری طور پر مخالف فوجوں میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ بتایا گیا تھا کہ طالبان کی مخالف افواج نے پل خمری پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بڑی تعداد میں بھاری اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے جبل السراج اور گل بہار دونوں کے علاقوں میں شدید لڑائی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

پل خمری پر قبضے کے بارے میں طالبان نے بھی دعویٰ کیا ہے لیکن آزادانہ ذرائع سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ دونوں فریق اپنی اپنی کامیابیوں کے دعوے کر رہے ہیں۔ طالبان کی مسلسل کمک شمالی علاقوں کی طرف جا رہی ہے۔

طالبان کا واحد حکومت ہونے کا جو امیج چند دن قائم ہوا تھا وہ پاش پاش ہو چکا ہے اب کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ طالبان کی یہ حکومت اس خانہ جنگی میں فتح یاب ہوتی ہے یا نہیں۔ بظاہر حالات طالبان کے حق میں اچھے نہیں جا رہے۔ عالمی رائے عامہ ایک بار پھر دیکھو اور انتظار کرو کے مخمصے میں مبتلا ہو چکی ہے۔

○○○

سیرالیون میں نائیجیرین افواج

اکثر افریقی ملکوں میں خانہ جنگی ہونے کی صورت میں کوئی نہ کوئی ہمسایہ ملک مداخلت کر دیتا ہے اور عموماً ایسی مداخلت کا نتیجہ مثبت ہی نکلتا ہے یعنی یہ کہ وہ بدامنی دور ہو جاتی ہے۔

مغربی افریقہ کے مختصر سے ملک سیرالیون میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ حکومتی اور سابق حکومتی فوجوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ ملک میں بدامنی ہوئی تو مغربی افریقہ کے ایک بڑے ملک نائیجیریا نے اپنی افواج سیرالیون بھجوا دیں نئی حکومت نے اس فوج کے خلاف سخت ایکشن لینے کا اعلان کیا اور کہا کہ نائیجیریا اس ملک کو ویت نام بنانے سے باز آجائے۔

اب تازہ خبر یہ ملی ہے کہ نائیجیریا نے مزید فوجی سیرالیون بھیجے ہیں۔ سیرالیون کی فوج جو حکومتی حمایت میں ہے۔ وہ نائیجیریا کے فوجیوں سے لڑ رہی ہے۔ ائرپورٹ کے قریب شدید جنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ فری ٹاؤن اس گڑبڑ کا مرکز ہے۔

○○○

امریکہ شمالی کوریا بات چیت

امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان بات چیت کا دوسرا مرحلہ جلد شروع ہو رہا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ شمالی کوریا میزائیلوں کی تیاری اور فروخت کا کام بند کر دے۔ جبکہ شمالی کوریا کا اصرار ہے کہ ان میزائیلوں کی تیاری اور فروخت اس کی ملکی بقا کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کے بغیر اس کی سلامتی کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔

قارئین نے چند دن قبل یہ خبر پڑھی ہو گی کہ شمالی کوریا کے پاس خوراک کی شدید قلت ہو چکی ہے۔ اور اگر عالمی سطح پر اس کو خوراک کی امداد نہ پہنچائی گئی تو ملک میں قحط کا خطرہ ہے۔ اس سلسلے میں عالمی سطح پر اور ہمسایوں کی سطح پر جو کارروائی کی گئی اس کے تحت جنوبی کوریا' چین اور جاپان مل جل کر شمالی کوریا کو خوراک فراہم کریں گے۔ اگر یہ ملک خوراک فراہم نہ کریں تو شمالی کوریا فی الحقیقت بھوکا مر جائے۔

گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے اس کے باوجود شمالی کوریا کے حکمران بضد ہیں کہ میزائیلوں کی تیاری کا پروگرام جاری رکھنا ہے یہ وہ پروگرام ہے جس پر بھاری اخراجات اٹھتے ہیں اور ملک کی تعمیر و ترقی اور خوراک کے لئے مختص رقوم میزائیلوں کی تیاری پر خرچ کردی جاتی ہیں۔

یہ المیہ صرف شمالی کوریا میں نہیں۔ شمالی کوریا میں شدت زیادہ ہے۔ باقی عام ممالک میں بھی یہی صورت حال ہے کہ ملک کی ترقی کی بجائے اسلحہ کی ترقی کی جاتی ہے اور اسے اپنے بقاء کا ذریعہ قرار دیا جاتا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

گھر میں خوش ہیں۔

اسی طرح ہمارے مالک مکان جن کے گھر میں 9 سال رہی ہم سے اب تک اسی طرح ملتے ہیں جس طرح پہلے ملتے تھے اور ہمارا آنا جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

تعداد قومی خزانے کو اپنے حصے کے پورے ٹیکس ادا نہ کرتی ہو' ہزاروں بڑے زمیندار خانوادے اپنے موروثی اقتدار و اختیار کے باعث سرے سے ٹیکس دینے کے لئے تیار نہ ہوں' وسائل کو بیدردی سے لوٹ لیا جاتا ہو اور بینکوں اور مالیاتی اداروں کے اربوں روپے کے قرضے ہڑپ کرنے والوں تک کا احتساب موثر طور پر نہ ہوتا ہو' جہاں سیاستدان اقتدار کی محرومی کے دوران عوام کی غربت کے لئے اٹھتے بیٹھتے ٹسوے بہاتے ہوں اور برسراقتدار آکر غربت کے خاتمے کے بجائے اپنے بینک بیلنس اور اثاثوں میں خطیر اضافے پر کمربستہ ہو جاتے ہوں اور جہاں قانون کے نام پر لاقانونیت اور بے انصافی کی صورتیں رائج ہوں وہاں معاشی اور معاشرتی ناہمواریاں اور غربت و امارت کے فاصلے نہیں بڑھیں گے تو اور کیا ہوگا؟

بقیہ صفحہ 5

واپس اپنے وطن چلے گئے۔

مخدوم صاحب نہایت درجہ سادہ مزاج اور سادگی پسند شخصیت کے مالک تھے ربوہ میں ایک بار جلسہ سالانہ آپ نے میرے مکان پر گزارا۔ مجھے آپ کی خدمت کرنے کا بہت چاؤ تھا اور خدا تعالیٰ نے یہ موقع بہم پہنچایا۔ جلسہ سالانہ کے ایام سخت سردی کے ہوتے تھے۔ یوں تو آپ کے لئے مناسب بستر بھی مہیا کیا گیا تھا لیکن ایک شام سردی کچھ زیادہ ہی پڑی اور میں نے ایک انگیٹھی میں دہکتے ہوئے کوئلے مخدوم صاحب کی چارپائی کے پاس ایک تپائی پر رکھے مخدوم صاحب نے بہت ہی پسندیدگی کا اظہار کیا اور حیرت سے دریافت فرمایا کہ مجھے یہ خیال کیسے آیا۔ بہت ہی خوش ہوئے اور بہت سی نیک دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد آپ سے ملاقات کا موقع نہ ملا۔ کچھ ملازمت کی مجبوریاں بھی حائل رہیں۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک قلیل علالت کے بعد عالم بقا کو سدھار گئے۔ اور میانی کے اپنے آبائی قبرستان میں اس وقت مدفون ہیں۔ آپ نے اپنی نشانی دو بیٹے چھوڑے ہیں جو میانی شہر میں ہی مقیم ہیں مخدوم صاحب کی زندگی کی پاکیزگی وہاں کی جماعت اور گردوپیش میں اب بھی اصلاح احوال کا کام دیتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○○○

اعلان داخلہ

○ عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی نے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (1) الیکٹرانکس (2) کمپیوٹر سسٹم

وہ طلبہ جنہوں نے F.Sc پری انجیرنگ مضامین کے ساتھ پاس کی داخلہ کے لئے Apply کر سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 250 روپے کے عوض ادارہ واقع سٹریٹ 13۔ بلاک 7 گلشن اقبال سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 جون 97ء ہے۔

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم وسیم احمد اکرم صاحب باجوہ آف جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ اسماء الماس باجوہ بنت مکرم احسان احمد باجوہ صاحب مورخہ 97-6-1 کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد عصر بیت المبارک میں بعوض حق مہر مبلغ اٹھارہ ہزار جرمن مبارک پڑھا۔ عزیز وسیم احمد اور عزیزہ اسماء باجوہ محمد یوسف باجوہ صاحب کے پوتا پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ بدر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اسد اللہ غالب صاحب آف قمر آباد سندھ بعمر 32 سال مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ 97-6-6 کو وفات پاگئیں۔ موصوفہ کا جنازہ اسی روز بعد عصر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے قمر آباد میں پڑھایا۔ ان کا جسد خاکی بوجہ موصیہ ربوہ لے جایا گیا۔ اگلے روز مکرم مبشر احمد کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ موصوفہ مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب مربی سلسلہ کی بھانجی تھیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ میاں نظام دین صاحب مورخہ 97-6-4 بقضائے الٰہی بعمر 87 وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب (نائب ناظر اصلاح و ارشاد) نے پڑھایا موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالغنی صاحب نے دعا کروائی۔ آپ مکرم عبدالرشید صاحب انور مربی انچارج ایوری کوسٹ کی نانی تھیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سیدہ فریدہ انوار صاحبہ وصیت نمبر 17130 زوجہ مکرم سید انوار صاحب نے 764/8 عزیز آباد کراچی سے وصیت کی تھی۔ 1990ء کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصی خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضروری اعلان

○ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی چند مزید دکانات تعمیر کرائی جارہی ہیں کرایہ اور شرائط بہت معقول ہیں۔ ضرورت مند احباب صدر صاحب جماعت کی معرفت درخواستیں بھجوائیں۔ (ناظم جائیداد)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ (1) 20 تا 26۔ جون 97ء کو ہفتہ تعلیم منایا جارہا ہے۔

(2) 27۔ جون 97ء کو مرکزی امتحان ہوں گے۔

براہ کرم یہ ہفتہ بھرپور انداز سے منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(3) جون 97ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں" بدر اطفال مقرر ہے۔ اطفال سے اس کتاب کا مطالعہ کروانے کی درخوات ہے۔

(نائب مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اعلان

○ (1) پاکستان میں واقع U S A ایجوکیشنل فاؤنڈیشن نے سال 99-98 میں کسی امریکن یونیورسٹی میں تحقیق / تعلیم حاصل کرنے کے لئے محدود تعداد میں فل برائٹ گرانٹس دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ گرانٹ سیاسیات۔ اکنامکس۔ بین الاقوامی تعلقات پبلک ایڈمنسٹریشن جیسے مضامین میں تحقیق / تعلیم کے لئے دی جائے گی۔ درخوات دہندہ کا کم از کم M.S.c/M.A بہترین تعلیمی ریکارڈ کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ عمر کی حد 34 سال ہے۔ درخواست فارم و دیگر معلومات کے لئے اس ایڈریس پر لکھیں۔

U.S ایجوکیشنل فاؤنڈیشن P.O.BOX 1128
اسلام آباد 44000 ٹیلی فون
278344,823055

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست 97ء ہے۔

(2) وہ طلباء و طالبات جو انٹر میڈیٹ یا گریجویشن مکمل کرنے کے بعد کسی پیشہ وارانہ حکومتی ادارہ یا جنرل اکیڈمک یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہش مند ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ داخلہ فارم جمع کرواتے وقت ڈومیسائل کی کاپی لف کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اس لئے داخلہ شروع ہونے سے قبل اپنا ڈومیسائل بنوالیں تاکہ آخری وقت کی مشکل سے بچا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب)

مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن محلہ گڑھا چنیوٹ گلی منگواں والی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 13/15 محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ 10 مرلے میں سے 5 مرلے ان کے نام منتقل شدہ ہیں۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثا کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم عنایت اللہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم حمید اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم نعیم اللہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

زیارت مرکز واقفین نو کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

○ مورخہ 7۔ جون بروز ہفتہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب شاہد (سیکرٹری وقف نو) کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ آیا۔ اس وفد میں 21۔ بچے اور 13۔ خواتین اور مرد شامل تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ ایک روزہ قیام کے دوران واقفین نو بچوں اور خواتین نے لجنہ ہال میں محترمہ رضیہ درد صاحب (نائب صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی مساعی کی ایک تصویری نمائش بھی دیکھی۔ وفد نے ایوان محمود' بیت المبارک' بیت اقصیٰ' سوئمنگ پول کا وزٹ کیا اور بہشتی مقبرہ بھی گئے جہاں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔

بچوں نے اخبار "الفضل" کے دفتر کا بھی وزٹ کیا جہاں مکرم مولانا عبدالستار خاں صاحب سابق مربی سپین نے بچوں اور دیگر احباب کو الفضل کی تیاری اور چھپوائی تک کے سب مراحل کی تفصیل بتائی اور مختلف شعبہ جات کا تعارف کروایا۔

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے واقفین نو بچوں کے علمی و تربیت امور کا جائزہ لے کر توجہ دلائی۔ وکالت وقف نو کی طرف سے مکرم امان اللہ صاحب امجد نے ڈیوٹی سرانجام دی۔

وکالت مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب نیز مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ (صدر لجنہ کھڑیانوالہ) کی اس وفد کے انتظامات کے سلسلہ میں کی گئی کاوش پر بے حد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

بقیہ صفحہ 1

اسی طرح جو بی اے میں فیل ہوتا ہے اس پر ایم اے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جو بی ایس سی میں فیل ہوتا ہے۔ اس پر اگلا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہی حال (کچھ اس سے ملتا جلتا) روحانی دنیا کا ہے۔ اسی لئے حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (صاحب ایمان) کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے (صاحب ایمان) کی زندگی کا ہر سال اگر وہ کامیاب ہوتا رہے اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے تو پہلے سال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ امتحانات میں سے گزرنے اور ان انعامات سے زیادہ انعامات کا وارث بننے کا سال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو اولاد دی ہے یہ تمہارے آخری امتحان کا نتیجہ نہیں ہے کہ انعام مل گیا اور اب تم نے تسلی پکڑلی۔ آخری امتحان کا نتیجہ تو خاتمہ بالخیر ہونے کے بعد انسان کو ملتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے بڑی وضاحت کے ساتھ مشاہدہ کرتا اور جو محبت اور عشق کا سرور ہے وہ صحیح اور حقیقی معنے میں اسی وقت اس کو ملتا ہے۔

(از خطبہ 8۔ اکتوبر 1971ء)

خبریں

ربوہ : 16- جون-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبائی وزیر خزانہ سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے نئے مالی سال 98-1997 کے لئے پنجاب کا جو بجٹ پیش کیا ہے اس کا مجموعی حجم 80-ارب 66 کروڑ روپے ہے۔ جبکہ وسائل کا تخمینہ 82-ارب 19 کروڑ روپے ہے۔ وفاق سے فنڈ میں کٹوتی کے باوجود صوبائی ترقیاتی پروگرام میں اضافہ کیا گیا ہے۔

○ بجٹ میں بڑے بڑے مکانوں' بنگلوں' بڑی گاڑیوں۔ پرتعیش ہوٹلوں' ریستورانوں گھوڑ دوڑ' پراپرٹی کی منتقلی' ہوائی جہاز کے اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں بل آف انٹری ایل سی گاڑیوں کی رجسٹریشن نئی کمپنیوں کی رجسٹریشن اور ایک ہزار روپے سے زائد فیس والے پرائیویٹ سکولوں پر پانچ فیصد سرچارج (ایجوکیشن) عائد کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ارکان حکومت اور افسروں کے سرکاری خرچ پر بیرون ملک علاج کرانے پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اور سرکاری دوروں پر جانے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے علاوہ ازیں قواعد سے ہٹ کر سرکاری گاڑیوں کی خرید پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ محصول چونگی و تفریحی ٹیکس کو دوگنا کر دیا گیا ہے۔ نیز ضلع ٹیکس میں بھی اضافہ کیا گیا۔

○ بڑی گاڑیوں میں مرسڈیز bynz بی ایم ڈبلیو' رولز رائیس سمیت 2 ہزار سی سی تک کی گاڑیوں پر دو لاکھ روپے اور دو ہزار سی سی سے زائد گاڑیوں پر چار لاکھ روپے لینڈ کروزر پیڑول' پجارو رینج اور یا لگژری جیپ سمیت 25 سو سی سی کی گاڑیوں پر تین لاکھ روپے ٹیکس عائد ہو گا۔

○ اس طرح میٹروپولیٹن کارپوریشن اور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں تعمیر ہونے والی عالی شان کوٹھیوں پر جو جولائی 92ء سے تعمیر کی گئی ہوں 25 ہزار روپے فی کنال۔ جولائی 87ء سے جون 92ء تک تعمیر ہونے والے مکانوں پر 12 ہزار پانچ سو روپے فی کنال اور جولائی 77ء سے جون 87ء تک تعمیر ہونے والے مکانوں پر 6500 روپے فی کنال پراپرٹی ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ تمام ایئرلائنوں کی مقامی فلائیٹس کے ہر ٹکٹ پر 25 روپے اور بین الاقوامی پرواز کے ہر ٹکٹ پر اڑھائی سو روپے ٹیکس ہو گا۔ دودھ' ادویات سرجری کا سامان' کتابوں کھاد اور کیڑے مار ادویات جنہیں پہلے ٹیکس سے چھوٹ حاصل تھی۔ اب ان پر پچاس پیسے فی سو روپیہ کے حساب سے ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اسی طرح شہری علاقوں میں غیر منقولہ جائیداد کے انتقال پر آٹھ روپیہ فی سو روپیہ ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔ جبکہ دوسری تمام صورتوں میں پانچ روپیہ فی سو روپیہ کے حساب سے رجسٹری فیس کی حد مقرر کی گئی ہے۔ موٹر سائیکلوں' سکوٹروں اور دو پہیوں کی دیگر گاڑیوں کی ٹرانسفر فیس سو روپے کر دی گئی ہے۔ جبکہ ہیوی ٹرانسپورٹ فیس وہیکل کی ٹرانسفر فیس دو ہزار روپے اور دوسری گاڑیوں کی ٹرانسفر فیس 1000 روپے کر دی گئی ہے۔

○ کچی آبادیوں میں پانچ مرلے تک کے مکانات کو شہری جائیداد ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

○ تعلیم کے شعبے میں صوبائی بجٹ میں کل 27-ارب 7 کروڑ 53 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں تعلیم کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے تربیتی مواد اور پرائمری سکولوں کی تعمیر و مرمت کے لئے بالترتیب 16 کروڑ 80 لاکھ روپے اور 14 کروڑ 40 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ پرائمری سکولوں میں ٹاٹ سسٹم ختم کرنے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ نیز پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیتے ہوئے ان میں بہتر فرنیچر اور دوسری سہولتیں مہیا کرنے کا اعلان بھی کیا گیا۔

○ مستحقین کو دو سو روپے من آٹا ملے گا مستحقین کے لئے 100 روپے میں 20 کلو آٹے کی سکیم ابتداء میں ملتان گوجرانوالہ اور جھنگ میں شروع کی جائے گی۔ جس سے ایک لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ بعد میں دوسرے شہروں تک اس کا دائرہ بڑھایا جائے گا۔

○ صوبائی بجٹ میں اعلیٰ عدالتوں کے اخراجات کا تخمینہ 58 کروڑ 71 لاکھ روپے لگایا ہے۔ اور امن و امان کے لئے رقم میں 28 کروڑ 87 لاکھ 65 ہزار کا اضافہ کیا گیا۔ اس مد کے لئے 6-ارب 83 کروڑ 8 لاکھ سات ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں بلدیاتی انتخابات کے لئے 14 کروڑ 65 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ نئے ٹیکسوں کے نفاذ اور ردوبدل کے نتیجہ میں حکومت کو مجموعی طور پر ایک ارب 73 کروڑ کے اضافی وسائل حاصل ہوں گے۔

○ ترکی کے دارالحکومت استنبول میں ڈی 8 گروپ کے اجلاس میں شرکت کرنے والے کئی مسلمان ملکوں کے سربراہوں سے ملاقات میں وزیراعظم محمد نواز شریف نے اہم علاقائی باہمی امور پر تبادلہ خیال کیا وزیراعظم نواز شریف اور انڈونیشا کے صدر سہارتو کی بات چیت میں دو طرفہ تعلقات سمیت علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے ترکی کے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم میزائل دوڑ کے خلاف ہیں لیکن اپنے دفاع سے غافل نہیں رہ سکتے۔ کشمیر سمیت تمام مسائل مذاکرات سے حل کرنا چاہتے ہیں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ہاتھوں انسانی حقوق کی پامالی کا خاتمہ ضروری ہے۔ اپنی سرحدوں پر پرتھوی میزائل لگانے پر سخت تشویش ہے۔ عالمی برادری بھارت کو روکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان دفاعی تعاون میں جلد پیش رفت ہو گی۔ دونوں ممالک کئی شعبوں میں منصوبے شروع کر سکتے ہیں۔

○ سندھ اسمبلی میں پاکستان پیپلز پارٹی کے تین اراکین نے سندھ اسمبلی میں فارورڈ بلاک بنانے کا اعلان کیا ہے۔ جس کا نام پروگریسو گروپ رکھا گیا ہے۔

○ کراچی میں مختلف حادثات اور واقعات میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کورنگی میں مرغی فروش کو اہل خانہ کے سامنے گولیاں مار دی گئیں۔

○ پاکستان نے امریکہ سے ایف 16 طیاروں کا مسئلہ از سرنو اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ امن و امان کی صورت حال کے پیش نظر پنجاب میں پولیس اور دیگر ایجنسیوں کے ملازمین کی چھٹیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ انجمن تاجران پاکستان کے عہدیداروں نے جنرل سیلز ٹیکس پرچون کی سطح پر دینے سے انکار کرتے ہوئے مزاحمت کا اعلان کیا ہے۔ تاجر حکومت کو ٹیکس دینے کے خلاف نہیں۔ لیکن انہیں اس کا نفاذ پرچون کی سطح پر قبول نہیں ہے۔

○ رحیم یار خان سے بہاولپور جاتے ہوئے پولیس وین میں سنگین نوعیت کے قیدیوں نے پولیس اہلکاروں سے اسلحہ چھین کر ان پر فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجہ میں ایک پولیس والا ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے۔ اور دس خطرناک قیدی بیڑیوں اور اسلحہ سمیت فرار ہو گئے۔ جس کی اطلاع ملنے پر ڈی ایس پی نے پولیس کی بھاری پارٹی کے ساتھ خطرناک قیدیوں کو گھیرے میں لے لیا۔ اور کافی دیر مقابلہ کے بعد دس کے دس ملزم مارے گئے۔

○ سابق وفاقی وزیر مذہبی امور پیر محمد اشرف نے کہا ہے کہ اسرائیل کو فوری تسلیم کر لیا جائے۔ اسی میں قومی فائدہ ہے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ و اقتصادی امور مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ نئے ٹیکس لگیں گے نہ منی بجٹ آئے گا۔ سرکاری اخراجات میں کمی کر کے عوام کو نئے ٹیکسوں سے بچائیں گے۔ سیلز ٹیکس کے خود تشخیصی نظام کا آڈٹ ہو گا۔ رواں سال میں صنعتی پیداوار کا اضافہ منفی ایک فیصد رہا۔ پچھلے سال دو فی صد تھا۔ لیکن ہم اسے سات فی صد تک لائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ آٹا اور گھی سمیت مختلف اشیاء کی سمگلنگ روکنے کے لئے اسی ماہ انقلابی اقدامات کا اعلان ہو گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مردم شماری اسی سال ہو گی تاریخ کا اعلان جلد کریں گے۔ کالا باغ ڈیم اتفاق رائے سے بنے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ رضاکارانہ ٹیکس نہ دینے والے ٹیکس چوروں کو عبرتناک سزا دیں گے۔ گھر' گاڑی اور ٹیلیفون رکھنے والے سرکاری ملازم انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرائیں گے۔

○ ترنڈہ محمد پناہ میں 10 خطرناک ملزم ایک پولیس اہل کار کو قتل اور تین کو زخمی کر کے سرکاری اسلحہ لوٹ کر فرار ہو گئے لیکن پولیس نے ان کا تعاقب کیا اور پولیس مقابلہ میں 8 ملزم مارے گئے۔

○ لاہور سے سیالکوٹ جانے والی ٹرین میں سات ڈاکوؤں نے علی الصبح آخری تین بوگیوں میں درجنوں مسافروں کو نقدی اور طلائی زیورات سے محروم کر دیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
اقصیٰ روڈ
شریف گولڈ سمتھ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان برقبہ دس مرلہ جسمیں بجلی پانی موجود ہے نزد بیت البشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ کیلئے: رانا لطف الرحمٰن خالد راجپوت
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس: 8-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد